https://farid.ps/articles/trump_threatening_to_nuke_tehran/ur.html

ٹرمپ نے تہران پر ایٹمی حملے کی دھمکی دی

سوشل میڈیا پر، جہاں فوری عمل اور دکھاوے کے دباؤ میں سفارتی آداب تیزی سے کمزور ہو رہے ہیں، ایک سربراہ مملکت کے الفاظ نہ صرف علامتی بلکہ قانونی اور حکمت عملی کے لحاظ سے بھی وزن رکھتے ہیں۔ صدر ڈونلڈ جے ٹرمپ کی حال ہی میں اپنے تصدیق شدہ سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر کی گئی ایک بیان اس حقیقت کو واضح طور پر ظاہر کرتا ہے:

> **"ایران کو وہ 'معاہدہ' پر دستخط کرنا چاہیے تھا جو میں نے ان سے کہا تھا۔ کتنی شرم کی بات ہے، اور انسانی جانوں کا ضیاع۔ سادہ الفاظ میں، ایران کے پاس ایٹمی ہتھیار نہیں ہو سکتے۔ میں نے بار بار یہ کہا! سب کو فوراً تہران خالی کر دینا چاہیے!"**
>
> **–ڈونلڈ جے ٹرمپ (@realDonaldTrump)**

یہ بیان، جو کہ موجودہ امریکی صدر نے کیا – جو امریکی قانون کے تحت مسلح افواج کے کمانڈر ان چیف کے طور پر، بشمول ایٹمی صلاحیتوں کے، خصوصی اختیار رکھتے ہیں – محض بیان بازی نہیں ہے۔ یہ **دوسری خودمختار ریاست کے خلاف طاقت کے استعمال کی دھمکی** کی تشکیل دیتا ہے۔ اس طرح، یہ بین الاقوامی قانون کے تحت، خاص طور پر **اقوام متحدہ کے چارٹر کے آرٹیکل 2(4)** کے تحت سنگین خدشات کو جنم دیتا ہے، جو کہتا ہے:

> **"تمام ارکان اپنے بین الاقوامی تعلقات میں کسی بھی ریاست کی علاقائی سالمیت یا سیاسی خودمختاری کے خلاف طاقت کے استعمال یا دھمکی سے، یا اقوام متحدہ کے مقاصد کے منافی کسی بھی دوسرے طریقے سے، گریز کریں گے۔"**

I. بیان دینے والے کی قانونی اتھارٹی: امریکی صدر بطور فوجی کمانڈر

صدر ٹرمپ، اگرچہ ذاتی اور سرکاری مواصلات کے درمیان کی حدود کو دھندلا کرنے کے لیے مشہور ہیں، امریکہ کے چیف ایگزیکٹو اور فوجی اتھارٹی کے طور پر بات کرتے ہیں۔ ان کے اختیارات میں شامل ہیں: - وار پاورز ریزولوشن کے

تحت کانگریس کی منظوری کے بغیر فوجی آپریشنز کا حکم دینا - ایٹمی ہتھیاروں کے استعمال کا واحد اختیار، جیسا کہ امریکی فوجی نظریے کی دیرینہ تصدیق کرتی ہے

جب امریکہ کا صدر ایک عوامی بیان جاری کرتا ہے جس میں دارالحکومت کو فوری طور پر خالی کرنے کا مطالبہ کیا جاتا ہے — اس معاملے میں تہران — تو دنیا کو اسے محض خیالی بات کے طور پر نہیں، بلکہ ممکنہ طور پر قریب آنے والی فوجی کارروائی کے اشارے کے طور پر سمجھنا چاہیے، جو شاید وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں کو شامل کر سکتا ہے۔

II. قانونی معیار: "طاقت کے استعمال کی دھمکی" کیا تشکیل دیتا ہے؟

عالمی عدالت انصاف (ICJ) اور متعدد تعلیمی تشریحات کے مطابق، طاقت کے استعمال کی دھمکی اس وقت موجود ہوتی ہے جب ایک ریاست مشروط یا غیر مشروط طور پر طاقت استعمال کرنے کے ارادے کا اعلان کرتی ہے، جس سے دوسری ریاست پر اپنے رویے کو تبدیل کرنے کے لیے جبراً دباؤ پڑتا ہے۔ مثال کے طور پر، ICJ کے ایٹمی ہتھیاروں کی دھمکی یا استعمال کی قانونی حیثیت پر مشاورتی رائے (1996) میں، عدالت نے فیصلہ کیا کہ:

> "'دھمکی' اور 'طاقت کا استعمال' کے تصورات... اس معنی میں ایک ساتھ کھڑے ہیں کہ اگر کسی مخصوص معاملے میں طاقت کا استعمال خود غیر قانونی ہے... تو ایسی طاقت کے استعمال کی دھمکی بھی غیر قانونی ہوگی۔"

اس تناظر میں صدر ٹرمپ کا بیان کوئی تجریدی دھمکی نہیں ہے۔ یہ ایک مخصوص ہدف (تہران) کی نشاندہی کرتا ہے، ایک مخصوص شکایت (ایران کی ایٹمی عزائم) کو بیان کرتا ہے، اور ایک ایسی وارننگ جاری کرتا ہے جو عوام کو بڑے پیمانے پر نقصان کی طرف اشارہ کرتی ہے ("سب کو فوراً خالی کر دینا چاہیے")۔ جب صدر کے ایٹمی حملہ شروع کرنے کے معلوم اختیار کے ساتھ مل کر اس کا جائزہ لیا جاتا ہے، تو یہ طاقت کے استعمال کی معتبر دھمکی بن جاتی ہے، جو جنگ کے اعلان کے قریب ہے۔

III. ایٹمی مضمرات: انخلاء کی وارننگ کا دائرہ کار اور زبان

ٹویٹ کا سب سے پریشان کن عنصر اس کے آخری جملے میں ہے:

> "سب کو فوراً تہران خالی کر دینا چاہیے!"

یہ مقامی یا حکمت عملی کے لحاظ سے فوجی دھمکی نہیں ہے۔ یہ ایک جامع وارننگ ہے جو پورے دارالحکومت کے لیے تباہ کن نتائج کی طرف اشارہ کرتی ہے – جہاں 80 لاکھ سے زیادہ شہری رہتے ہیں۔ ایسی دھمکی کا پیمانہ – خاص طور پر ایٹمی ہتھیاروں کی روک تھام کے بیان کردہ ہدف کے ساتھ – ایٹمی ہتھیاروں کے ممکنہ استعمال کی طرف واضح طور پر اشارہ کرتا ہے۔ ایک روایتی حملہ شاید پورے شہر کے انخلاء کی ضرورت نہ پڑے۔ لیکن ایٹمی حملہ کرے گا۔

یہ حقیقت کہ یہ بیان ایران کی طرف سے کسی فوری عوامی اشتعال انگیزی یا فوجی تحریک کے بغیر آیا، اس کے یکطرفہ اور جبری کردار کو مزید تقویت دیتا ہے۔ یہ اقوام متحدہ کے چارٹر کے آرٹیکل 51 میں بیان کردہ متناسب اور دفاعی فوجی رویے کے اصولوں سے واضح انحراف ہے، جو صرف مسلح حملے کے جواب میں خود دفاع کی اجازت دیتا ہے۔

IV. نظیر اور اصولوں کی خطرناک کٹائی

یہ واقعہ ڈیجیٹل دور میں سفارتی اور قانونی پابندیوں کی وسیع تر کٹائی کی عکاسی کرتا ہے۔ ریاستی سربراہان تیزی سے ذاتی یا غیر رسمی پلیٹ فارمز کا استعمال سرکاری دھمکیاں جاری کرنے کے لیے کر رہے ہیں، بغیر روایتی ریاستی یا سفارتی طریقہ کار سے گزرے۔

ٹرمپ نے اس سے قبل ٹوئٹر کے ذریعے شمالی کوریا ("آگ اور غضب") اور ایران ("جو تاریخ میں بہت کم لوگوں نے کبھی برداشت کیا") کے خلاف جارحانہ دھمکیاں جاری کی ہیں۔ تاہم، یہ تازہ ترین بیان دھمکی کو تمثیلی مبالغہ آرائی سے حکمت عملی کے اشارے تک بلند کرتا ہے۔ یہ شہریوں کو نشانہ بناتا ہے، تباہ کن ہتھیاروں کے استعمال کی طرف اشارہ کرتا ہے، اور بڑے پیمانے پر طاقت کے دھمکی کے تحت فوری تعمیل کا مطالبہ کرتا ہے۔

نتیجہ: آرٹیکل 2(4) کی خلاف ورزی اور ایک سنگین نظیر

زیر بحث ٹویٹ – دنیا کی سب سے بڑی فوج کے کمانڈر ان چیف، موجودہ امریکی صدر کی طرف سے جاری – اقوام متحدہ کے چارٹر کے آرٹیکل 2(4) کی واضح خلاف ورزی کی تشکیل دیتا ہے۔ یہ ایران کی علاقائی سالمیت کو خطرہ بناتا ہے، ایٹمی طاقت کے استعمال کی طرف اشارہ کرتا ہے، اور لاکھوں شہریوں کو فوری نقصان کے خطرے کے تحت رکھتا ہے۔

بین الاقوامی برادری، اقوام متحدہ، اور قانونی ماہرین کو ایسی بیانات کو معمولی یا بیان بازی کے طور پر نہیں لینا چاہیے۔ اگر اسے روکا نہ گیا تو یہ ایک خطرناک نظیر قائم کرتا ہے: کہ ڈیجیٹل جنگ کے اعلانات – ٹویٹس کے زبان میں چھپے ہوئے – بین الاقوامی جوابدہی کی حدود سے باہر موجود ہو سکتے ہیں۔